

## تقریر \*\*\*

تقریر بات سیرت رسول

وقت 5-7 منٹ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قدوسیت کے مظہر اتم  
(حضرت مسیح موعودؑ کے افاضات کی روشنی میں)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ (النحل: 103)

تو کہہ دے کہ اُسے روح القدس نے تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ وہ اُن لوگوں کو ثبات بخشنے جو ایمان لائے اور فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہو۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا  
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی  
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں  
کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے ”آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم قدوسیت کے مظہر اتم“

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت قدوس ہے۔ اَلْقُدُّوسُ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنہ میں سے ایک اسم ہے اور اَلْقُدُّوسُ کے معنی ہیں اَلطَّاهِرُ یعنی تمام عیوب و نقائص سے پاک ہستی اور اَلْبَارِكُ یعنی بابرکت ذات جس میں تمام قسم کی برکات جمع ہوں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف لغات سے جو معنی اخذ کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اَلْقُدُّوسُ تمام پاکیزگیوں کا جامع ہے یعنی صرف عیوب سے ہی مبرا نہیں ہے، صرف عیوب سے ہی پاک نہیں ہے بلکہ ہر قسم کی خوبیاں بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی واحد ہستی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت القدوس سے سب سے زیادہ فیض پایا اور اسے اپنے اوپر لاگو کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی سب سے زیادہ آپ کو ہی اپنی صفات سے متصف فرمایا۔ آپ ہی وہ کامل انسان اور کامل نبی تھے جس نے اللہ تعالیٰ کا رنگ مکمل طور پر اپنے اوپر چڑھایا اور اپنی امت کو بھی مختلف رنگ میں آپ نے تلقین و نصیحت فرمائی کہ اُس پاک ذات سے تعلق جوڑنے کے لئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا، تبھی تمہارا تعلق مجھ سے اور میرے خدا سے ہو سکتا ہے۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”تم لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو“۔ یعنی تسبیح کرو۔ تہلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرو اور تقدیس کرو یعنی اُس کو پاک اور بے عیب قرار دو اور یہی ایک مومن کی شان ہے۔ اگر ہم صرف زبانی کلامی اس بات کا اعتراف کریں کہ ہم قدوس خدا کے ماننے والے ہیں اور اس رسول کے پیروکار ہیں جس کی قوت قدسی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور رہتی دنیا تک اس کے جلوے قائم رہنے ہیں لیکن اگر اپنے آپ کو پاک نہیں کر رہے تو یہ تقدیس نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ: ”لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بولیں گی اور غافل نہ ہو، ورنہ تم رحمت کو بھول جاؤ گی“

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل التسبیح والتہلیل والتقدیس حدیث نمبر 3583)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اس سے آپ نے صحابہ کی سوچوں کو، ان کی حالتوں کو اس قدر پاک کر دیا تھا کہ کوئی بھی حکم جو اترتا تھا اور جس کا آپ اعلان فرماتے تھے، صحابہ بغیر کسی چون و چرا کے اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔ کان میں آواز پڑتے ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جاتا تھا۔ یہ تحقیق بعد میں ہوتی تھی کہ حکم کس کے لئے ہے اور کیوں ہے۔ صحابہ کی پاکیزگی کے معیار اس قدر بڑھ گئے تھے کہ جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

سابعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام اور قوت قدسیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپ کو عطا کی گئی تھیں جو ایسا پاک اور جاں نثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کارا زیبی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا ان کو پاک صاف کر دیا اور اس کے ساتھ آپ کی تعلیم ایسی سادہ اور صاف تھی کہ اس میں کسی قسم کے گورکھ دھندے اور معنی تثلیث کی طرح نہیں ہیں۔“ لکھتے ہیں کہ ”چنانچہ نیو لین کی بابت لکھا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور کہا کرتا تھا کہ اسلام بہت ہی سیدھا سادہ مذہب ہے“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 60 جدید ایڈیشن)

سابعین! آپ علیہ السلام پھر فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہی قوت قدسیہ ہے کہ آپ پر ایمان لا کر صحابہ کرام نے ایک دفعہ ہی دنیا کا فیصلہ کر دیا۔ جان سے بڑھ کر کیا شے ہوتی ہے۔ اپنے خون سے دین پر مہریں لگا دیں۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 76 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑے بڑے کام جو میری راہ میں کیے جاتے ہیں جیسے صحابہؓ نے کیے یہاں تک کہ انہوں نے اپنی جانوں سے دریغ نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سر کٹو ادینا آسان امر نہیں ہے۔ جس کے بچے چھوٹے چھوٹے اور بیوی جوان ہو جب تک کوئی خاص گرمی اُس کی روح میں پیدا نہ ہو کیونکہ انہیں یتیم اور بیوہ چھوڑ کر سر کٹوالے۔ اس میں صحابہؓ سے بڑھ کر کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی اور تزکیہ نفس کی طاقت ہے۔“

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 382 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ اس حکم کی رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا، جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے، ممکن ہے کہ وہ اُس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ اُن کو کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: 111) کہا گیا اور رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کی آواز اُن کو آگئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اُس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 180 ایڈیشن 1984ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام قدسی اور قرآن کریم کے مقام کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے، اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہو اور نہ آئندہ ہوگا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ

مقام اور مرتبے پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے اور آپ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصے کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے، کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301-303)

آپ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اس درجہ پر پہنچی ہوئی ہے کہ اگر تمام انبیاء علیہ السلام کے مقابلہ میں دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ کسی نے آپ کے مقابلہ میں کچھ نہیں کیا۔ یہودی دنیا کے کتے ہیں۔ عیسائیوں کو دیکھو تو وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے چشمے سے دُور جا پڑے۔ کوئی حضرت مریم کی پرستش کرتا ہے، کوئی مسیح کو خدا مانتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت کو اگر دیکھا جاوے تو وہ ہمہ تن خدا ہی کے لیے نظر آتے ہیں اور اپنی عملی زندگی میں کوئی نظیر نہیں رکھتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک اور کامیاب زندگی کی تصویر یہ ہے کہ آپ ایک کام کے لیے آئے اور اُسے پورا کر کے اُس وقت دنیا سے رخصت ہوئے جس طرح بندوبست والے پورے کاغذات پانچ برس میں مرتب کر کے آخری رپورٹ کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ اُس دن سے لے کر قُمْ فَأَنْذِرْ ذِي آوَارِ آئی پھر اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَأَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کے دن تک نظر کریں تو آپ کی لا نظیر کامیابی کا پتہ ملتا ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 60-61)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ جو آپ کو قدوس خدا نے عطا فرمائی کے بارے میں عرب کا نقشہ کھینچ کر تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت کے عرب کی حالت کو دیکھو جو برائیوں میں گھرے ہوئے تھے، ہر قسم کی ضلالت و گمراہی ان کی پہچان تھی، کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ قوم کبھی پاک ہو سکتی ہے یا ان کو کبھی عقل آسکتی ہے۔ یا یہ لوگ عام اخلاق کے اختیار کرنے والے بھی بن سکتے ہیں کجایہ کہ با خدا بن جائیں۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ جو میرے اس پیارے کے ساتھ تعلق جوڑے گا وہ پاک ہو گا بلکہ روح القدس سے حصہ پائے گا اور دنیا نے پھر دیکھا کہ قوم میں انقلاب آیا۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

”جو شخص اس بات کو غور کی نظر سے دیکھے کہ انہوں نے اپنی پہلی چراگاہوں کو کیونکر چھوڑ دیا اور کیونکر وہ ہو اوہوس کے جنگل کو کاٹ کر اپنے مولا کو جا ملے۔ تو ایسا شخص یقین سے جان لے گا کہ وہ تمام قوت قدسیہ محمدیہ کا اثر تھا۔ وہ رسول جس کو خدا نے برگزیدہ کیا اور عنایات ازلیہ کے ساتھ اس کی طرف توجہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کو سوچ کر صحابہ زمین کے نیچے سے لئے گئے اور آسمان کی بلندی تک پہنچائے گئے اور درجہ بدرجہ برگزیدگی کے مقام تک منتقل کئے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار پایوں کی مانند پایا کہ وہ توحید اور پرہیز گاری میں سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور نیکی بدی میں تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو انسانیت کے آداب سکھائے اور تمدن اور بود و باش کی راہوں پر مفصل مطلع کیا۔“

(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 31-32)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”تیسرا دروازہ معرفت الہی کا جو قرآن شریف میں اللہ جلّ شانہ نے اپنی عنایت خاص سے کھول رکھا ہے برکات روحانیہ ہیں جس کو اعجاز تاثیر کی کہنا چاہئے۔ یہ بات کسی سمجھدار پر مخفی نہیں ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زاد بوم ایک محدود جزیرہ نما ملک ہے جس کو عرب کہتے ہیں جو دوسرے ملکوں سے ہمیشہ بے تعلق رہ کر گویا

ایک گوشہ تنہائی میں پڑا رہا ہے۔ اس ملک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بالکل وحشیانہ اور درندوں کی طرح زندگی بسر کرنا اور دین اور ایمان اور حق اللہ اور حق العباد سے بے خبر محض ہونا اور سینکڑوں برسوں سے بت پرستی و دیگر ناپاک خیالات میں ڈوبے چلے آنا اور عیاشی اور بد مستی اور شراب خواری اور قمار بازی وغیرہ فسق کے طریقوں میں انتہائی درجہ تک پہنچ جانا اور بیگانہ حقوق دبا لینے کو کچھ گناہ نہ سمجھنا۔ غرض ہر ایک طرح کی بُری حالت اور ہر ایک نوع کا اندھیرا اور ہر قسم کی ظلمت و غفلت عام طور پر تمام عربوں کے دلوں پر چھائی ہوئی ہونا ایک ایسا واقعہ مشہور ہے کہ کوئی متعصب مخالف بھی بشرطیکہ کچھ واقفیت رکھتا ہو، اس سے انکار نہیں کر سکتا اور پھر یہ امر بھی ہر ایک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یا وہ اور ناپارسطح لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلام الہی اور صحبت نبی معصوم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یلکھت ایسا مبدل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جان کے آراموں کو اللہ جلّ شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔۔۔ پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ وہی باتیں تھیں ایک یہ کہ وہ نبی معصوم اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔ ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہو گا۔ دوسری خدائے قادر مطلق جی و قیوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں“

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 76 تا 78 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا فیض آج بھی جاری ہے اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روح القدس کی تائیدات کے نظارے ہم دیکھتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ آنحضرت کی قوت قدسی اور زندہ اور قدوس خدا کے جلوے ہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ اَنَا اللّٰهُ ذُو الْعَرْشِ الْاَعْلٰی مَعَ الرَّسُوْلِ اَلْعَظِيْمِ اللّٰهُ بَہْت اِحسان کرنے والا ہوں میں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔ پس یہ سلوک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ آج بھی چل رہا ہے۔ روح القدس کے ساتھ تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں جس نے آخرین کو اولین کے ساتھ ملایا ہوا ہے جو روح القدس کے اس جاری چشمے سے اس زمانے میں بھی اعمال صالحہ بجالانے والے مومنین کو سیراب کرتا ہے، جو اپنی قدوسیت کے جلووں سے اس زمانے کے لوگوں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔ اس زمانے میں بھی آنحضرت کے جاری فیض سے خدا تعالیٰ آپ کے عاشق صادق کی جماعت کو فیضیاب کر رہا ہے جس کے نظارے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ ہر احمدی بلکہ میں کہوں گا کہ بعض غیروں نے بھی ایک بار پھر، چند سال پہلے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں کو پاک کرتے ہوئے اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ روح القدس سے فیض یافتہ ہیں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے آپ کے ایک ایک لفظ کو پورا کرتے ہوئے، آپ کے غلام صادق کے الفاظ کو سچ کر دکھاتے ہوئے، قدرت ثانیہ کی برکت سے حصہ دینے کے لئے مومنین کے دلوں کو صرف اور صرف ایک دعا اور پاک خواہش سے بھر دیا کہ اے خدا ہمیں اکیلا نہ چھوڑنا اور خلافت کے نظام کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھنا۔ ہر مومن نے اپنے دل کی عجیب کیفیت دیکھی۔ وہ کیا تھی، وہ کیفیت یقیناً خدائے قدوس اور اس کے رسول کی قوت قدسی کا اس زمانے میں اظہار تھا جس نے ان دنوں میں ہر دل کو پاک صاف کیا ہوا تھا۔ بعض کو اس قدوس خدا نے رویا سے نواز کر دلوں کو تسلی اور دلوں کو پاک کرنے کے سامان بھی کئے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ خلیفہ وقت کے لئے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محبت بھردی اور خلیفہ وقت کے دل میں بھی ہمیشہ کی طرح لوگوں کے لئے محبت بھردی۔ ایک شخص جو جماعت کی اکثریت کیا بلکہ بہت تھوڑی تعداد کو جاننے والا تھا اس کے لئے جماعت کے ہر فرد کو عزیز ترین بنا دیا۔ وہ محبت کے جذبات ابھرے جو سوچے بھی نہیں جاسکتے تھے۔ جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہمیشہ رہے ہیں اور رہیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 27 اپریل 2007ء)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْبٌ مَّحَبُوْبٌ  
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَبِيْبٌ مَّحَبُوْبٌ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

